شعبہ اردو، جامعہ بلوچستان کوئٹہ۔

۱۔ نام:۔ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود خٹک

۲۔ ای میل / برقی پتہ:۔ Khalidkhatak23@gmail.com

۳۔ موبائل / وٹس ایپ نمبر:۔ 0346-8310711

۴۔ جماعت:۔ ایم اے اردو

۵۔ سمسٹر:۔ تیسرا

۶۔ کورس کوڈ:۔ 614

۷۔ کریڈٹ آورز:۔ 03

۸۔ مضمون:۔ "رسمیات مقالہ نگاری"

۹۔ کل نمبر:۔ 100

Scanned with CamSca

مضمون :- "رسمیات مقالہ نگاری"

مضمون اور موضوع کا تعارف

ایم اے کی سطح پر تحقیقی مقالہ نگاری کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کسی پروفیسر کے زیرِ نگرانی تحقیقی کام سے متعلق کچھ تجربات حاصل کرے تاکہ اعلیٰ سطح کی تحقیق (ایم فل، پی ایچ ڈی) کے لئے اس کا راستہ ہموار ہو جائے جس میں لمبی طور پر اس کے تجربات وسیع ہونے چاہئیں جو علمی ترقی میں نمایاں حیثیت کے حامل اور ثقافت و تہذیب میں جدید معلومات کے اضافے کا باعث ہوں۔

ایم اے کی سطح کا مقالہ محض ایک تجربہ ہے جو کسی طالب علم کی استعداد کی عکاسی کرتا ہے۔ اور مزید اعلیٰ تحقیق کے لئے تیاری ظاہر کرتا ہے۔ ایم اے کا تحقیقی مقالہ طالب علم کو افادیِ تحقیق کا احساس دلاتا ہے۔ اور لذت مطالعہ سے روشناس کراتا ہے۔ یہیں سے وہ تحقیقی کام کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اور اعلیٰ سطح کی تحقیق کے لیے کمر کس لیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اعلیٰ سطح کی تحقیق مکمل کر لیتا ہے تو تحقیق اس کی رگ و ریشہ میں رچ بس چکی ہوتی ہے۔

Scanned with CamSc

مقالے کے اجزا کی ہیئت ترکیبی سے واقفیت:

تحقیقی عمل کے بعد جو مقالہ تیار ہوگا اس کے اجزا ترکیبی اس ترتیب سے مرتب کیے جائیں گے۔

ابتدائی حصہ:۔

سرورق۔ تمہید اور اظہار تشکر۔ ترتیب فہرست۔

۲۔ تحقیقی مقالہ:۔

موضوع کا تعارف۔ وضاحت۔ موضوع کے مختلف ابواب۔ نتائج۔

۳۔ آخری حصہ:۔

فہرست معاون کتب۔ دیگر مواد (ضمیمہ جات)

۱۔ ابتدائی حصہ:۔

سرورق۔

مقالہ کے پہلے ورق کے سامنے والا حصہ ہوتا ہے۔ مجلد ہونے کی صورت میں اس صفحہ پر درج ذیل معلومات درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ مقالہ کا نام / مقالہ کا عنوان
۲۔ مقالہ تیار کرنے والے کا نام

Scanned with CamSca

۳- مطلوبہ ڈگری کا نام۔

۴- شعبہ اور ادارے کا نام۔

۵۔ تعلیمی سال۔

۲- تمہید اور اظہار تشکر:-

اس حصہ میں مقالہ نگار اپنے تحقیقی کام کی اہمیت و افادیت اور ادب میں اس کا مقام متعین کرتا ہے۔ یہ حصہ کسی حد تک مقالہ کا نچوڑ یا خلاصہ بھی کہلاتا ہے۔ مقالہ نگار یہاں بعض اداروں، شخصیات۔ نگران مقالہ، اساتذہ کرام، قلمی نسخے یا نادر و نایاب کتب مہیا کرنے والے، مختلف اداروں کے لائبریرین صاحبان۔ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے تحقیق کی دوران مقالہ نگار کی ہر ممکن مدد اور رہنمائی کی ہوتی ہے۔

۳- ترتیب فہرست:-

یہ حصہ مقالہ سے متعلق ایک جامع معلومات فراہم کرنے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور یہ ایک خاص ترتیب سے مرتب کی جاتی ہے۔ یعنی یہ مقالہ کی مکمل فہرست ہوتی ہے جس میں "پیش لفظ" اور باب اول سے مقالہ کے آخری باب تک کی ترتیب موضوعات، ذیلی موضوعات اور صفحہ نمبر درج کیے جاتے ہیں۔

۴- تحقیقی مقالہ:-

تحقیقی مقالہ شروع کرنے سے پہلے وہ تمام ضروری امور کو مکمل کرنے کے بعد اصل کام تحقیقی مقالہ کا ترتیب وار مواد کو مرتب کرنا ہوتا ہے۔ جو اس حصہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ ترتیب، مذکورہ فہرست کے مطابق مرتب کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

جیسا کہ جدید تحقیق کے مطابق ہر باب کے مکمل ہونے یعنی اختتام پر حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ جبکہ بعد میں مقالے کے آخر میں کتابیات میں شامل کیا جاتا ہے۔ ملکی جامعات نے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں اپنی اپنی جامعات میں مقالہ لکھنے کے قواعد مقرر کر رکھے ہیں لہٰذا جامعات کی سطح پر لکھے جانے والے مقالات اپنے قواعد کو مدنظر رکھ کر تحریر کرتے ہیں۔ جبکہ نتائج بھی اس حصہ میں شامل ہوتے۔ یعنی تحقیقی مقالہ لکھنے کے بعد موضوع اور اس سے متعلق کیا نتائج اخذ کئے گئے۔

۵۔ آخری حصہ:-

تحقیقی مقالہ مکمل ہونے کے بعد سب سے آخر میں ان کتب کا اندراج کیا جاتا ہے جو اس مقالے کی تسوید میں معاون و مددگار تھیں۔ ان کو مرتب کرنے کے لیے بھی جامعہ بلوچستان کی ہدایات کی روشنی میں ایک خاص طریقہ کار تیار کیا گیا ہے۔ جس پر عمل کرایا جاتا ہے۔

کتب کے اندراج کے بعد مقالے کا آخری حصہ ضمائم پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہاں کچھ ایسا مواد جو مقالے کا حصہ تو نہیں ہوتا۔ لیکن انہیں بطور شواہد مقالے کے آخر میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ مقالے میں درج حوالوں سے متعلق تصدیق ہو سکے۔

Scanned with CamScanner

حوالے، حواشی، تعلیقات، کتابیات، اشاریہ سازی

۱۔ حوالہ، حواشی

تحقیقی مقالے میں محقق کو اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لیے دوسرے محققین کی تحریروں ان کے انٹرویو کی مدد لینی پڑتی ہے۔ لہذا کتب سے حاصل کیا گیا مختصر مواد یا اشخاص سے لی گئی معلومات جو مقالے میں شامل کی گئی ہوں۔ ایسی مختصر تحریر ادبی تحقیق میں حوالہ، حواشی کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے (QUOTATION) کہا جاتا ہے۔ جسے ایک خاص طریقہ کار کے تحت مقالے میں درج کیا جاتا ہے۔ جدید تحقیق میں ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے بغیر تحقیقی مقالہ، نامکمل اور ادھورا تصور کیا جاتا ہے۔

۲۔ تعلیقات

تعلیقات تحقیق میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس سے مراد کوئی ایسا مقام، شخص، کتاب، رسائل و جرائد، اور دیگر مبہم اشیاء جو صرف چند مخصوص لوگ جان سکتے ہوں۔ اگر ایسے مراحل آجائیں یا شامل ہوں تو ان کی وضاحت اور مکمل معلومات فراہم کرنے کو تحقیقی مقالے میں تعلیقات کہا جاتا ہے۔ تاکہ ان معلومات سے ہر شخص واقف ہو سکے۔ چونکہ تحقیق کا مقصد ہی غیر واضح کو واضح کرنا ہے۔ لہذا اس کا استعمال اہم سمجھا جاتا ہے۔

۳۔ کتابیات

تحقیقی مقالے کے آخر میں ان کا اندراج کیا جاتا ہے۔ یہ وہ کتب ہوتی ہیں جن کے حوالے محقق

اپنے مقالے میں بطور حوالہ درج کرتا ہے۔ یہ کتب الف بائی ترتیب سے مرتب کی جاتی ہیں۔ اس فہرستِ کتب میں۔ اردو کتابیں، اردو رسائل و جرائد، انٹرویوز، انگریزی کتب، انٹرنیٹ سے حاصل کردہ معلومات کی تفصیل فراہم کی جاتی ہے۔

۴:۔ اشاریہ سازی:۔

تحقیقی مقالے کے آخر میں اشاریہ تحریر کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد مقالے میں درج معلومات کے بارے میں آگاہی کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ قاری پورے مقالے کو پڑھنے کے بجائے مختصر وقت میں مطلوبہ معلومات تک رسائی حاصل کر سکے۔ اشاریہ سازی کے عمل میں محقق کو بڑی محنت سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور ہر ہر صفحہ پر دی گئی اہم معلومات کو مرتب کرنا ہوتا ہے۔ یہ معلومات۔ اہم شخصیات۔ مقامات۔ کتب، موضوعات، علمی و ادبی اداروں، مدیرین، رسائل و جرائد، اخبارات، تحریکات۔ دبستان۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کی ترتیب اس طرح مرتب کی جاتی ہے۔ معلومات چاہیے وہ درج بالا میں سے کوئی بھی ہو کو درج کر کے پھر وہ معلومات پورے مقالے میں جس جس صفحہ پر تحریر کی گئی ہے ان کو درج کیا جاتا ہے اس کی ترتیب بھی الف بائی سے مرتب کی جاتی ہے۔

مقالے کے اسلوب بیان پر گرفت پیدا کرنے کا سلیقہ پیدا کرنا۔

"اسلوب" عام طور پر عبارت کی رقت انگیزی، تسلسل اور عدم پیچیدگی پر بولا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ایک معنی جو مقالے کے طریقہ کار، مواد پیش کرنے کی صلاحیت، فقروں کی ترتیب دینے، نتائج اخذ کرنے اور طور پر کسی چیز پر حاوی ہے۔ جو مقالے کی قدر و قیمت میں مؤثر ہو۔ اسلوب کے اس معنی میں درج ذیل امور کا لحاظ از حد ضروری ہے۔

۱۔ باتوں کے لئے دلائل میں کثرت سے گریز کیا جائے۔

۲۔ مقالہ نگار مبالغہ آرائی سے بچے اور جو چیز لکھے پورے وثوق کے ساتھ مقصدیت کے دائرے میں رہ کر لکھے۔

۳۔ محقق کو مزاحیہ اور استہزائیہ عبارت سے گریز کرنا۔

۴۔ جہاں تک ممکن ہو ایسی باتوں سے بچے جو اس کے لئے اختلاف کا دروازہ کھول رہی ہوں۔

۵۔ محقق کو بحث برائے بحث سے اجتناب کرنا۔

۶۔ اپنی شخصیت کو نمایاں کرنے والے جملوں سے گریز کرنا۔

Scanned with CamSca

نگران کی ہدایات کی روشنی میں موضوع کے انتخاب سے کر مقالہ کی تکمیل کرنا ۔

نگران مقالہ، محقق کے لئے بہت اہم ہوتا ہے ۔ چونکہ ایم اے کا طالبعلم تحقیق کے اصول اور فن سے نا واقف ہوتا ہے لہذا اسے مقالہ کی شروعات کے وہ تمام اصول سے واقف کرنا نگران کی اہم ذمہ داری ہوتی ہے ۔ لہذا نگران محقق کو موضوع کے انتخاب، خاکہ نگاری اور مواد کی جمع آوری اور پھر مواد کی مدد سے مقالہ لکھنے اور اسے تکمیل تک پہنچانے میں محقق کی بھرپور رہنمائی کرتا ہے ۔ لہذا ایک معیاری مقالہ لکھنے کے لئے ایک اچھے نگران کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے ۔

موضوعات

۱۔ تحقیق، ادبی تحقیق کا مفہوم

i ۔ لغوی معنی ۔ ii اصطلاحی معنی

۲ ۔ افادیت و اہمیت ۔

۳ ۔ ضرورت

۴ ۔ حدود اور طریقہ کار ۔

Scanned with CamSc

تحقیق، ادبی تحقیق کا مفہوم

i۔ لغوی معنی۔ ii۔ اصطلاحی معنی

تحقیق صداقت، سچائی تلاش کرنے کا نام ہے۔ تحقیق کے لغوی معنی چھان بین، دریافت، تفتیش اور جستجو کے ہیں۔ یہ عربی لفظ ہے اس کے اصل حروف ح ق ق ہیں۔ اس کا مطلب حق کو ثابت کرنا یا حق کی طرف پھیرنا کے ہیں۔ لیکن اصطلاحی طور پر تحقیق کسی شے کو اس کی اصل صورت میں دیکھنے کو کہتے ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ تحقیق مسلسل تجربے اور کھوج لگانے کا عمل ہے۔ جس کے ذریعے سے حقائق معلوم کیے جاتے ہیں اور پھر ان کی تصدیق کی جاتی ہے۔

یہ ایک ایسا بہترین ذریعہ ہے جس سے سچ اور جھوٹ، حق و باطل، صحیح و غلط الگ الگ ہو جاتے ہیں اور نتیجے کے طور پر جو نتائج اخذ کیے جاتے ہیں ان کی صداقت مستند اور صحیح ہوتی ہے۔ لہٰذا پورا تحقیقی مقالہ انہی اصول کے تحت پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ اس میں کوئی شک، ابہام باقی نہ رہے۔

Scanned with CamSc

۲۔ افادیت و اہمیت:

تحقیق ایک زندہ معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ زندہ معاشروں میں تحقیق کو وہی اہمیت دی جاتی ہے۔ جو نوزائیدہ مملکت کے نوزائیدہ شمار اپنی محبوبہ کو دیتے ہیں۔ حقیقت اور سچائی کی تلاش تحقیق کا کام ہے۔ جب کسی معاشرے میں تحقیق کا عمل ناکارہ سمجھا جانے لگتا ہے تو دن وہاں اتنے سارے جھوٹ، سچائیاں بن کر معاشرے کو گھن کی طرح کھانے لگتے ہیں۔ "بے تحقیق" معاشرہ ہر سطح پر ناکارہ اور بے جان ہو جاتا ہے اور دھکا دینے والا غبار اسے اور اندھا کر دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر علم و ادب کے میدان میں تحقیق و جستجو کی اہمیت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ کھرے اور کھوٹے اور حق و باطل میں امتیاز اور تاریخی و علمی روایات تحقیق کی بے لاگ چھان پھٹک سے گزر کر ہی سند کا درجہ حاصل کرتی ہیں۔

۳۔ ضرورت:-

ضرورت اس چیز کی ہوتی ہے جو موجود نہیں ہوتی اور اس بات کا تقاضا کرے کہ لاموجود سے موجود کا سفر طے کرے۔ عہد بہ عہد بدلتے حالات اور تقاضوں کو اہل مطالعہ کے سامنے لایا جائے۔ یہی تحقیق کی بنیادی ضرورت ہے۔ وہ تحقیقی موضوعات جن کی وجودیت کے عناصر موجود ہوں۔ مگر اس موضوع پر کوئی باضابطہ اور منظم تحقیق سامنے نہیں آئی ہے۔ یہ عدم موجودگی ہی اس تحقیق کی ضرورت کو واضح کرتی ہے۔ جب کسی کام کی اہمیت موجود ہے تو اسے منظر عام پر کیوں نہ لایا جائے۔ اردو ادب میں وجودیت کے حوالے سے ایک خلا موجود ہے۔ وجودی نظریات کے تحت لکھنے والے ادیب و شعرا کو یک گارڈ کے تحقیقی اصولوں کی روشنی میں مذکورہ تحقیق میں متعارف کرانا اس تحقیق کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

Scanned with CamScanner

تحقیقی طریقہ کار:-

تجویز کردہ تحقیقی موضوع میں ماضی اور اب تک کے ماخذات تلاش کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس عمل میں موثر ترین طریقہ کتب خانوں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے کتب خانے، تعلیمی اداروں کے کتب خانے، نجی کتب خانے وغیرہ وغیرہ وہ شخصیات جن کا تجویز کردہ موضوع سے تعلق پیدا ہوتا ہو۔ ان سے ملاقات اور ان کے انٹرویوز کرنا ہے۔ تاکہ اصل ماخذات تک پہنچنے کی کوشش کی جائے گی۔ نگران مقالہ کی مشاورت سے حصول مواد اور تحقیق کے عمل کو مکمل کیا جانا ہوتا۔ شعرا اور ادبا سے بہ نفس نفیس ملاقات کے ذریعے، خطوط کے ذریعے، ٹیلی فون کے ذریعے، ای میل اور انٹرنیٹ کے استعمال سے مواد کے حصول کو ممکن بنانا۔ بعدازاں مواد کی چھان پھٹک کے بعد تحقیقی مقاصد کے مطابق تحقیقی عمل کو بتدریج آگے بڑھانا اور مقالہ کو تکمیل تک پہنچانا ہے۔

Scanned with CamSc

مجوزہ کتب:

۱- رسمیات مقالہ نگاری	ڈاکٹر نجم السلام -
۲- اردو تحقیق کے اصول	ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش
۳- ادبی تحقیق کے اصول	تبسم کاشمیری
۴- اردو میں اصول تحقیق (جلد اول، دوم)	مرتبہ ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش
۵- تحقیق کا فن	ڈاکٹر گیان چند جین
۶- جدید رسمیات تحقیق	عطش درانی
۷- تحقیق	مرتب سید جاوید اقبال
۸- ادبی تحقیق کے مسائل اور تجزیے۔	رشید حسن خان

Scanned with CamSca